بسم اللہ الرحمن الرحیم

الْحَمْدُ لِلهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ الأَنْبِيَاءِ وَالمُرْسَلِين نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِين، أَمَّا بَعْدُ:

004-10: سورۃالنساء کی مختصر تفسیر (آیات:44-48)

سورۃالنساء کی مختصر تفسیر کا درس جاری ہے اور جہاں پر رُکے تھے وہیں سے درس کا آغاز کرتے ہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

﴿اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ ؁﴾(النساء:44)

﴿اَلَمْ تَرَ﴾: اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپ نے نہیں دیکھا۔

کیا آپ کو خبر ہے یعنی کس چیز کی؟ ﴿اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا﴾: جن لوگوں کو حصہ دیا گیا ہے۔

﴿مِّنَ الْكِتٰبِ﴾: کتاب میں سے (یعنی تورات میں سے، یہودیوں کے لیے ہے یہودیوں کا ذکر ہو رہا ہے)۔

﴿يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ﴾: جو خریدتے ہیں مول لیتے ہیں گمراہی کو یعنی اور ہدایت کو بیچ دیتے ہیں ہدایت کو چھوڑ دیتے ہیں (خریدنے مول لینے میں ہمیشہ عوض ہوتا ہے کہ ایک طرف سے لیتے پھر دیتے ہیں)۔ جب آپ کوئی چیز خریدتے ہیں تو کچھ دے کر خریدتے ہیں نا؟

تو اہل کتاب یہودی جو ہیں اُن کے پاس تورات اللہ تعالیٰ کا پاک کلام موجود ہے جس میں سارا خیر موجود ہے یہ وہ پیغام ہے جو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام پر نازل فرمایا ہے، یہودیوں کو یہ پیغام ملا ہے تو یہودیوں کے جو علماء تھے جب یہ پیغام اُن کو ملا ہے اُنہوں نے ایک بہت ہی بُری حرکت کی ہے اللہ تعالیٰ کے اس پاک کلام سے گویا کہ ایک اچھی چیز کو دے کر بُری چیز کو لے لیا ہے اور سب سے بدترین تجارت ہے خرید و فرخت میں کہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اللہ تعالیٰ کا غضب اللہ تعالیٰ کا عذاب اللہ تعالیٰ کی لعنت کوئی شخص لے لے اور اُس کے عوض کوئی چیز بھی دے دے (نعوذ باللہ)۔

تو یہودیوں نے جب اُن کو کتاب دی گئی:

﴿اَلَمْ تَرَ﴾ (کیا نہیں دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے) ﴿اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ﴾ (وہ لوگ جن کو کتاب کا حصہ دیا گیا ہے (﴿نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ﴾: اُن کے حصے میں ایک کتاب آئی ہے)) ﴿يَشْتَرُوْنَ﴾ (خریدتے ہیں مول لیتے ہیں) ﴿الضَّلٰلَةَ﴾ (گمراہی)۔

تو اس کے عوض میں کیا ہے؟ ہدایت۔

ہدایت کے عوض میں ظاہر ہے کہ جب چیز دی جاتی ہے تو لی بھی جاتی ہے نا تو جب انہوں نے گمراہی کو خریدا ہے کیا دے کر خریدا ہے؟ تورات میں سے جو ہدایت تھی اُسے پس پشت ڈال دیا ہے اُسے چھوڑ دیا ہے گویا کہ اُسے بیچ دیا ہے اور جو خریدا ہے وہ کیا ہے؟ ہدایت کی جگہ کیا ہوتا ہے؟

"گمراہی" یہ یقینی بات ہے کہ اگر ہدایت نہیں تو پھر گمراہی لازم آتی ہے، جس نے ہدایت کے راستے کو چھوڑا ہے، اُس نے گمراہی کی ٹھوکریں ضرور کھائی ہیں یہ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے۔ جان بوجھ کر کہ ہدایت کا راستہ دیکھ لیا ہے ہدایت کا راستہ اپنایا ہے پھر اُسے چھوڑ دیا ہے اُس کے عوض میں چاہے کوئی چیز بھی آپ نے لی ہو پیسہ ہو مال ہو دولت ہو شہرت ہو کچھ بھی لیا ہو تو گمراہی مل کر رہتی ہے (نعوذ باللہ)۔

تو یہ تو ایک حد تک ہے پھر اس سے آگے بڑھ کر دیکھیں ان کی جو نافرمانی ہے اور بد دیانتی ہے:

﴿وَيُرِيدُونَ أَن تَضِلُّوا السَّبِيلَ ۝٤٤﴾: اور یہ بھی ارادہ کرتے ہیں یہ چاہتے ہیں جیسا کہ خود گمراہ ہوئے ہیں اپنی راہِ راست سے ہٹ گئے ہیں اور ہدایت کے راستے کو چھوڑ کر ہدایت کو دیکھ کر گمراہی خود مول لے لی ہے یہ تمہارے ساتھ بھی یہی کام کرنا چاہتے ہیں کہ تم لوگ بھی صراط مستقیم سے ہٹ جاؤ تم لوگ بھی گمراہ ہو جاؤ۔

یہودی ہر حربہ استعمال کرتے ہیں مسلمانوں کو صراط مستقیم سے دور کرنے کے لیے تو ہر مسلمان کو اچھی طرح باخبر رہنا چاہیے، یقینی بات ہے جب اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے تو ہم نے کہا "آمنا و صدقنا"۔

جب یہودی ہمارے دشمن ہیں نہ یہود نہ نصاریٰ کبھی ہم سے راضی نہیں ہوں گے: ﴿وَلَن تَرْضَىٰ عَنكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَىٰ حَتَّىٰ تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ﴾ جب تک کہ اپنی ملت اور دین کو چھوڑ کر اُن کی ملت اور دین کو آپ اختیار نہیں کرتے (البقرہ:120)۔

تو مسلمان کو اس پیغام کو سننے کے بعد اس آیت کو پڑھنے کے بعد یہودیوں سے محبت سے ہونی چاہیے کہ نفرت؟ دوستی یا دشمنی؟ اُن کے ہر حربے سے باخبر رہنا چاہیے کہ نہیں؟ اُن کی ہر چالاکی سے باخبر رہنا چاہیے کہ نہیں؟

اور اس کے لیے اپنے آپ کو اچھے طریقے سے مسلح کر کے ایمان کی جو طاقت ہے اُسے حاصل کرتے ہوئے ایمان کو مضبوط کرتے ہوئے مقابلہ کرنا چاہیے کہ نہیں کیا خیال ہے؟ یہ پیغام ہی کافی ہے اہل ایمان کے لیے۔

پھر دیکھیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِأَعْدَائِكُمْ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَلِيًّا وَكَفَىٰ بِاللَّهِ نَصِيرًا ۝٤٥﴾ (النساء:45)

اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے تمہارے دشمنوں کو: ﴿وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِأَعْدَائِكُمْ﴾: یہودی دشمن ہیں کہ نہیں؟ دشمن ہیں۔

اللہ تعالیٰ خود ہمیں خبر دے رہے ہیں باخبر کر رہے ہیں کہ یہودی تمہارے دشمن ہیں وہ اپنے دین کے دشمن بھی ہیں اور تمہارے دین کے دشمن بھی ہیں انہوں نے اپنے دین کو نہیں چھوڑا وہ تمہارے دین کو بھی نہیں چھوڑیں گے، انہوں نے اپنے دین میں تحریف کی ہے تمہارے دین میں بھی تحریف کریں گے، تو تمہارے سب سے بڑے دشمن یہ یہودی ہیں۔

﴿وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِأَعْدَائِكُمْ﴾: اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ تمہارے دشمن کون ہیں۔

﴿وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَلِيًّا﴾: اللہ تعالیٰ کافی دوست اور کافی حمایت کرنے والا ہے۔

﴿وَكَفَىٰ بِاللَّهِ نَصِيرًا ۝٤٥﴾: اور اللہ تعالیٰ کافی مددگار ہے نصرت کرنے والا ہے۔ کمال ہے واللہ!

اللہ نے خبر دی ہے ہمیں یہودیوں کے تعلق سے کہ ہمارے دشمن ہیں کتنے بڑے دشمن ہیں؟ انہوں نے اپنے دین کو نہیں چھوڑا تو ہمارے دین کو بھی نہیں چھوڑیں گے، تحریف کی ہے نا یہودیوں نے تورات میں اللہ تعالیٰ کے پاک کلام میں تو گمراہ ہوئے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا غضب اُن پر نازل ہوا۔

﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ﴾ (الفاتحہ:7) ہم پڑھتے ہیں سورۃ الفاتحہ میں مفسرین فرماتے ہیں کہ یہودی ہیں، علم کے باوجود بھی اُس کی مخالفت کی اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوا ہے (ہدایت تھی اُس کو بدل کر گمراہی کا راستہ اختیار کیا اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوا ہے)۔

اور یہ قاعدہ سب کے لیے ہے کہ ہر وہ شخص جو ہدایت کے راستے کو چھوڑتا ہے علم کی روشنی میں علم کی بنیاد پر اور گمراہی کے راستے کو اختیار کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کا مستحق ہے! (نعوذ باللہ)۔

﴿وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا﴾: کیا اللہ تعالیٰ کافی دوست کافی حمایتی نہیں ہے ہمارے لیے، کتنے کمال کی بات ہے!

سب سے اچھا دوست کون ہے؟ جو آپ کو ہمیشہ باخبر کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کس چیز سے راضی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کس چیز سے ناراض ہوتا ہے تمہارا دوست کون ہے تمہارا دشمن کون ہے تمہارے لیے خیر خواہ کون ہے تمہارے لیے شر پسند کون ہے یہ اچھا دوست ہوتا ہے نا؟! اللہ تعالیٰ نے ایسے دشمن کے بارے میں ہمیں خبر دی ہے اور ہمیں خبر دار کر رہے ہیں کہ جو ہمارے دین اور دنیا دونوں کا دشمن ہے۔

اگر دین نہ رہا تو اس سے بڑی کوئی ہلاکت اس سے بڑی کوئی ناکامی ہو سکتی ہے؟!

تو سب سے اچھا دوست کون ہے جو سب سے بڑی ہلاکت سے آپ کو بچاتا ہے کہ نہیں یہی ہوتا ہے نا؟!

تو اللہ تعالیٰ آپ کو سب سے بڑی ہلاکت سے خبر دار کر رہے ہیں کہ یہودیوں کی باتوں میں مت آنا یہودی تمہارے دین کے دشمن ہیں انہوں نے گمراہی کے راستے کو اختیار کر کے ہدایت کے راستے کو چھوڑا ہے کہیں اُن کی باتوں میں آکر تم بھی ایسا مت کرنا اللہ تعالیٰ بہت ہی اچھا اور کافی دوست ہے، ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے اللہ تعالیٰ ہمارا دوست ہے اور ہماری حمایت کرنے والا ہمارا نگہبان ہے۔

﴿وَّ كَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا﴾: اور اللہ تعالیٰ کافی ہمارا مددگار ہے جو ہمیں نصرت دیتا ہے غالب کر دیتا ہے ان یہودیوں کے اور ان جیسے ہر دشمن کی چالاکیوں سے جو حربے وہ استعمال کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کے حربوں کو ختم کر دیتا ہے اور ہمیں اُن پر کامیابی اور غلبہ عطا کرتا ہے۔

کمال ہے کہ نہیں لیکن کس کے لیے ہے یہ؟

جتنا ایمان مضبوط ہو گا تقویٰ ہو گا اللہ تعالیٰ کی مدد اُتنی ہو گی، ایمان اور تقویٰ سے یہ مومن اللہ تعالیٰ کا ولی اللہ تعالیٰ کا دوست بن جاتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کا دوست ہوتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اُس کا حمایتی بھی ہوتا ہے اُس کا مددگار بھی ہوتا ہے۔

آج مسلمان کہاں پر ہیں اپنا محاسبہ کر کے دیکھ لیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کی مدد اور اللہ تعالیٰ کی نصرت کے اور اللہ تعالیٰ کی ولایت کے حقدار ہوتے آج ہم (میں اکثر مسلمانوں کی بات کر رہا ہوں) تو آج ہماری یہ پست حالت ہوتی؟ نہیں واللہ! کبھی نہیں ہوتی اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے: ﴿وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ۫ وَّ كَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا﴾۔

خلل کہاں پر ہے ؟اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے خلل اس مسلمان میں ہے کہ جیسے ایمان سے دور ہوا بے ایمانی کی ایمان میں کمزوری ہوئی تقویٰ میں کمزوری ہدایت میں کمزوری ہوئی گمراہی کے راستے کو اختیار کرنا شروع کیا شرک ہے بدعات ہیں خرافات ہیں فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی اور کمی ہے فرائض کو ترک کرنا ہے محرمات کا ارتکاب کرنا ہے ربّ کو ناراض کرنا ہے نتیجہ کیا نکلے گا ؟! اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اللہ تعالیٰ کا غضب اللہ تعالیٰ کی خوشی اللہ تعالیٰ کی محبت ہوگا کیا؟!

کیسے ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد بھی ہو محبت بھی ہو ولایت بھی ہو نگہبانی بھی ہو دوسری طرف نافرمانی ہو اللہ تعالیٰ کی برائیوں سے (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ کے خلاف جنگ ہو؟!

سود کو دیکھ لیں آپ آج کتنے مسلمان ہیں جو سود سے نفرت کرتے ہیں اور سود سے اجتناب کرتے ہیں دیکھ لیں! (اِلَّا من رحم اللہ سبحانہ تعالیٰ)۔

تو کثرت کی تعداد آج مسلمانوں کی جو حالت ہے اس کا ذمہ دار کون ہے یہودی ہیں نصرانی ہیں؟! ہم خود مسلمان ہیں۔

آج ہم توبہ کریں اپنے گناہوں سے اور ہدایت کے راستے کو اپنائیں: ﴿اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۙ‏ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ﴾ واضح ہے میرے بھائیو! ﴿غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ ‏ ۷﴾ (الفاتحہ:5-7)؛ صحیح راستہ ہدایت کا راستہ کیا ہے یہ بھی بتادیا، گمراہی کے کون کون سے راستے ہیں یہ بھی بتادیئے۔

کون سا راستہ کیسے کب اپنانا ہے اور کیسے ثابت قدمی ملے گی اور ان راستوں سے کیسے چھٹکارا حاصل ہو سکتا ہے ایک ہی راستہ ہے صراط مستقیم ہے منہج سلف صالحین ہے اسے اپنایا ہے؟

اپنا کر دیکھ لیں ابھی سانسیں جاری ہیں ابھی وقت ہے اپنانے کا اللہ کی قسم! جو بھی آپ کی مشکلات ہیں جو بھی آپ کی مصبتیں ہیں اللہ تعالیٰ کے حکم سے سب ٹل جائیں گی کب؟ جب آپ صراط مستقیم پر گامزن ہوں گے اور منہج السلف کو اپنائیں گے قرآن اور سنت کو سمجھیں گے صحابہ اور سلف کی سمجھ کے مطابق زندگی بدلیں گے نافرمانیاں چھوڑیں گے اللہ تعالیٰ کے راستے کو اختیار کریں گے، جو راستہ اللہ کے قریب کرتا ہے اس کو اپنائیں گے اللہ تعالیٰ کی نزدیکی حاصل کریں گے تو اللہ تعالیٰ بھی راضی ہوگا دشمن پر غلبہ بھی ہوگا اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد اور نصرت بھی آئے گی (ناممکن ہے؟! نہیں واللہ! مشکل ہے اُس کے لیے جو نہیں کرنا چاہتا) جو اللہ تعالیٰ کے راستے کو اختیار کرنا چاہتا ہے واللہ!

صراط مستقیم کیوں کہا ہے؟ سب سے شارٹ کٹ (Shortcut) جب آپ کہیں پر جاتے ہیں اور گوگل میپ (Google Map) لگاتے ہیں کیوں لگاتے ہیں؟ شارٹ کٹ (Shortcut) کے لیے لگاتے ہیں ناتا کہ ایک منٹ بھی اس میں آجاتا ہے کہ یہ آپ کو زیادہ جلدی پہنچائے گا کیوں ہم دنیا میں ہم لیتے ہیں؟

اور اس سے بہتر کیا لفظ ہوں گے صراط مستقیم کے لیے کیونکہ جو ٹیڑھے راستے ہوتے ہیں وہ لمبے راستے ہوتے ہیں، صراط مستقیم سب سے چھوٹا اور آسان راستہ ہوتا ہے سیدھا ہوتا ہے کہیں دائیں بائیں جانا نہیں ہے مستقیم ہوتا ہے اور بڑا آسان ترین راستہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے بتادیا ہے کہ یہ راستہ کون سا ہے کہاں تک جاتا ہے، کون اس پر چلنے والے ہیں کیسے چلیں گے کیسے ثابت قدم رہیں گے، کس کس چیز سے بچنا ہے اس میں ثابت قدمی کے لیے پھر بھی ہمیں پتہ نہیں ہے!

سترہ مرتبہ صرف فرض نمازوں میں اللہ تعالیٰ سے ایک ہی دعا کرتے ہیں: ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ﴾: ہر مسلمان اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا ہے لیکن اس پر قائم کیوں نہیں ہیں؟! اس سے دور کیوں ہیں وجہ کیا ہے؟! ایمان میں کمزوری ہے تقویٰ میں کمزوری ہے اس لیے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی بھی ہے۔

آج کا مسلمان اپنے گناہوں سے توبہ کرے، ہم کوئی معصوم نہیں میں نہیں کہتا کہ فرشتے بن جاؤ سارے ناممکن ہے!

کیا صحابہ کرام فرشتے تھے یا اس زمانے میں بھی گناہ ہوتے تھے کہ نہیں ہوتے تھے؟ شراب پینے جاتا تھا کہ نہیں؟

کوڑے بھی مارے گئے زنا بھی ہوا تھا سنگسار بھی کیا گیا تھا ہاتھ بھی کاٹا گیا تھا یہ ساری چیزیں موجود تھیں کہ نہیں؟!

تو آپ یہ نہیں سمجھ سکتے کہ وہ معاشرہ اتنا پاک ہوگا کہ سارے فرشتے ہوجائیں گے! لیکن جب کوئی گناہ ہوجاتا ہے تو توبہ کے لیے جس آدمی سے زنا ہوا وہ خود جاکر کہتا ہے کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے پاک کیجئے۔

کس چیز سے پاک کیجئے بھئی؟! مجھے پتھر مار مار کر قتل کردیں تاکہ میں گناہ سے پاک ہوجاؤں۔

کبھی سوچ سکتے ہیں آپ؟! یہ ایمان ہوتا ہے یہ تقویٰ ہوتا ہے یہ اللہ کے اولیاء ہوتے ہیں۔

دیکھیں قباحت گناہ کرنے میں نہیں ہے گناہ انسان سے ہوجاتا ہے: "كُلُّ ابْنِ آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ" اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

کبھی سوچا ہے اس جملے پر غور کریں ذرا سب سے بہترین خطاء کار کبھی سوچا ہے ہو سکتا ہے؟! ارے خطاء کار تو بُرے ہوتے ہیں نا اور سب سے بہترین کہاں سے آگیا؟! ہوتے ہیں۔

یہ خوش قسمت لوگ کون سے ہیں ارے عجیب سی بات ہے خطاء کار بھی ہے گناہگار بھی ہے خوش قسمت بھی ہے؟!

جی ہاں! "كُلُّ ابْنِ آدَمَ خَطَّاءٌ" (آدم کی تمام اولاد خطاء کار ہے گناہگار ہے) "وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ" (سب سے بہترین خطاء کار وہ ہیں جو توبہ کرتے ہیں)۔

تو قباحت گناہ کرنے میں نہیں گناہ ہو جاتا ہے قباحت اس میں ہے کہ گناہ کے بعد توبہ نہ کی جائے، سب سے بہترین آپ خطاء کار ہو سکتے ہیں جب آپ توبہ کرتے ہیں، تو توبہ کریں گناہوں سے واپس پلٹیں صراط مستقیم کی طرف۔

شرک بدعات خرافات سے آج ہی مسلمان توبہ کرلے اپنے آپ کو اپنے ربّ کے حوالے کردے سود سے توبہ کرلے، آپ پورے معاشرے کو نہیں بدل سکتے اپنے آپ کو تو بدل سکتے ہیں کہ نہیں؟!

آج اپنے آپ سے شروع کریں سود سے توبہ کریں محرمات سے اجتناب کریں شرک بدعات کے راستے کو بالکل ختم کردیں چھوڑ دیں اور اس ایمان کے ساتھ اس تقویٰ کے ساتھ آپ آئیں میدان میں نا پھر دیکھیں میں دیکھتا ہوں کہ کیسے حالات نہیں بدلتے اور کیسے اللہ تعالیٰ کی رحمتیں برکتیں نازل نہیں ہوتیں اور کیسے دشمن پر غلبہ حاصل ہوتا ہے کہ نہیں ہوتا لیکن اس کا ایک راستہ ہے ایک طریقہ ہے اللہ تعالیٰ کا ایک قانون ہے

کبھی بدلتا نہیں ہے، ہمیں بدلنا پڑے گا اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق اللہ تعالیٰ کا قانون ہمارے لیے بدلے گا کبھی نہیں یاد رکھیں یہ تمام لوگوں کے لیے ہے۔

انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے لیے بھی دیکھ لیں آپ، اُن کے متبعین کے لیے بھی دیکھیں صحابہ کے زمانے کو دیکھ لیں بعد میں دیکھ لیں آج دیکھیں تاقیامت یہ قانون رہے گا: ﴿وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (الروم:47): ہمارے اوپر حق ہے کہ ہم مومنوں کی مدد کریں گے تو نصرت بھی ہوگی غلبہ بھی ہوگا لیکن ایمان ہونا چاہیے ایمان کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا﴾ (النساء:46)

(یہودیوں میں سے بعض)

﴿يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ﴾: تحریف کرتے ہیں کَلِم کی (الفاظوں کی) اپنی جگہ سے۔

یعنی بات کس کی ہے؟ یہودیوں کی ہو رہی ہے تو یہودی تحریف کرتے ہیں تورات میں، تحریف کی ہے تورات کی: عَنْ ﴿مَّوَاضِعِهٖ﴾۔

﴿وَيَقُوْلُوْنَ﴾: اور کہتے ہیں۔

﴿سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا﴾: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہتے ہیں یہودی کہ ہم نے سنا بھی ہے آپ کی بات کو نافرمانی بھی کی ہے: ﴿سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا﴾۔

ہونا کیا چاہیے؟ "سمعنا وأطعنا"۔

یہودی کیا کہتے ہیں؟ ﴿سَمِعْنَا﴾، یہ نہیں کہ اُن کو پیغام نہیں پہنچا حجت قائم ہوگئی ہے: ﴿سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا﴾۔

﴿وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ﴾: اور سنو تمہیں نہ سنوایا جائے (بد دعا، یعنی تم ہماری بات سنو جو ہم کہتے ہیں اپنی کیوں سناتے ہو؟!)۔

تمہاری بات تو ہم نے سنی ہے اور ریجیکٹ (Reject) کر دی ہے: ﴿وَعَصَيْنَا﴾: نافرمانی کی ہے نہیں سننا چاہتے ہم، آپ ہماری سنو کہیں سننے والے نا رہو تا کہ۔

بد دعا دے رہے ہیں (نعوذ باللہ) کہ آپ سننے کے قابل بھی نہ ہو! ﴿وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ﴾۔

﴿وَّرَاعِنَا لَيًّا بِاَلْسِنَتِهِمْ﴾: لفظ ﴿رَاعِنَا﴾ زبان کو موڑ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو ہے نا بد دعا دیتے ہیں اور غلط الفاظ کہنا چاہتے ہیں، کچھ گالی نما کوئی الفاظ کہنا چاہتے ہیں کہ آپ بزدل ہیں (نعوذ باللہ) ﴿وَّرَاعِنَا لَيًّا بِاَلْسِنَتِهِمْ﴾۔

﴿وَطَعْنًا فِي الدِّيْنِ﴾: دین میں طعنہ کرتے ہوئے۔

﴿وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا﴾: اگر یہ کہتے یہودی۔

﴿سَمِعۡنَا وَاَطَعۡنَا﴾: کہ ہم نے سن لیا اور ہم نے اطاعت کی فرمانبر داری کی۔

﴿وَاسۡمَعۡ وَانۡظُرۡنَا﴾: اور سنیے ہماری بات اور ہمیں مہلت دیجیۓ ہم پر نظر کیجیۓ۔

﴿لَكَانَ خَيۡرًا لَّهُمۡ﴾: تو اُن کے لیے زیادہ بہتر ہوتا۔

﴿وَاَقۡوَمَ﴾: اور زیادہ راست ہوتا اور بہتر ہوتا۔

﴿وَلٰـكِنۡ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفۡرِهِمۡ﴾: لیکن اللہ تعالیٰ نے اُن پر لعنت بھیجی اُن کے کفر کے سبب۔

﴿فَلَا يُؤۡمِنُوۡنَ اِلَّا قَلِيۡلًا ۝٤٦﴾: اُن میں سے بس بہت کم ہی ہیں جو ایمان لاتے ہیں (ایمان نہیں لاتے مگر تھوڑا)۔

یہ یہودی ہیں اُن کا یہ طریقہ ہے! (نعوذ باللہ)؛ اگر کوئی شخص پوچھے آپ سے کہ یہودی کون ہیں؟ تو قرآن مجید نے یہودیوں کی جو ڈیفینیشن (Definition) دی ہے اُس سے بڑھ کر کہیں آپ کو ملے گی نہیں!

دنیا کے کوئی بھی علماء کوئی بھی شخص آ کر جو اُن پر بڑی نظر رکھتا ہے بعض ہوتے ہیں نا اسپیشلسٹ (Specialist) قوموں میں انالسٹ (Analyst) ہوتے ہیں اور بڑی قوموں کے بارے میں وہ جانکاری رکھتے ہیں بتاتے ہیں، اللہ کی قسم! قرآن مجید نے جو یہودیوں کی یعنی جیسے کہتے ہیں اے ٹو زی (A to Z) تفصیل بیان کی وہی کافی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ اُس کی مخلوق کیا، کب، کیسے کیا کر رہی ہے اور اُس کا انجام بھی جانتا ہے اللہ تعالیٰ، لوگ تو ہسٹری پڑھ کر بتاتے ہیں نا اللہ تعالیٰ خالق اور مالک ہے اُس نے پیدا کیا ہے خوب جانتا ہے۔

یہودیوں نے جو جو بھی کیا سب کی تفصیل موجود ہے؛ حاضر ہوتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغام دیتے سنتے تھے نافرمانی کرتے تھے نہیں مانتے تھے اُلٹا یہ کہتے کہ آپ ہماری سنیے۔

﴿وَّرَاعِنَا﴾: ایسا لفظ جس میں صحیح غلط دونوں کا شبہ ہو؛ یہ قاعدہ شرعیہ ہے کہ کوئی ایسا لفظ جس میں صحیح اور غلط کا امکان ہو خدشہ ہو تو اس کو چھوڑ دیں، یہ یہودیوں کا طریقہ ہے صحیح لفظ استعمال کریں نا!

ایک مرتبہ یہودی آۓ اور سیدہ عائشہ بیٹھی ہوئی تھیں تو انہوں نے کہا "السَّامُ عَلَيۡكَ يَا أَبَا الۡقَاسِمِ!": تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "وَعَلَيۡكُم"؛ سیدہ عائشہ کو غصہ آیا اور اُن پر بدُعا کی سیدہ عائشہ نے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ! کیا ہو گیا؟! یا رسول اللہ آپ کو دیکھیں بدُعا کر رہے ہیں السّام موت کو کہتے ہیں کہ آپ پر موت ہو (اب سام اور سلام ملتے جلتے لفظ ہیں نا جلدی میں السّام علیک تو سننے والے نے سمجھا ہو گا کہ یہ سلام کہہ رہے ہیں)۔

دیکھیں انصاف دیکھیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا فرمایا وعلیکم السلام فرمایا یا صرف وعلیکم؟ "وَعَلَيۡكُم": سلام کے لائق ہی نہیں ہیں (سیدہ عائشہ کو پتہ نہیں چلا ساتھ میں تھیں)، تو یا رسول اللہ! اس لیے میں غصہ ہوئی ہوں اس لیے میں نے بدُعا کی ہے کہ آپ کو بدُعا دے کر جا

رہے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے انصاف کر دیا نا جواب دے دیا نا: ''وَعَلَيْكُم'': تو جو کہا اُن پر واپس پلٹے نا اگر اچھا کہا تو اُن کے لیے بُرا کہا تو اُن کے لیے، اگر سام (موت) کہا تو اُن پر موت ہو۔ یہ ہوتا ہے دیکھیں انصاف!

تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیشہ انصاف کا سبق دیا ہے نا انصافی نہیں ہے زیادتی نہیں ہے (سبحان اللہ)۔

تو یہودیوں نے کوئی حربہ نہیں چھوڑا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف دینے کا چاہے لفظی ہو چاہے نفسیاتی ہو کسی طریقے سے بھی کوئی موقع نہیں چھوڑا، ہمیشہ موقعے کی تلاش میں رہتے تکلیف دینے کے لیے۔

تو ایمان کے بھی بہت کمزور ہیں: ﴿فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا﴾ (نہیں ایمان لاتے مگر اُن میں سے کم): اور یہی ہوا ہے کہ یہودیوں میں سے سب سے کم تعداد میں لوگ (آپ گنے چنے کہہ سکتے ہیں) ہیں جنھوں نے اسلام قبول کیا ہو، بہت کم ہیں!

آپ آج بھی دیکھ لیں کہ سب سے زیادہ جو دشمن ہیں مسلمانوں کے وہ یہودی ہیں، نصاریٰ سے بھی زیادہ ہیں ہندوؤں سے بھی زیادہ ہیں اور بہت متعصب ہیں نہیں چھوڑتے اپنے دین کو نہیں اسلام قبول کرتے: ﴿إِلَّا قَلِيلًا﴾۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ﴾ (النساء:47)

دیکھیں اللہ تعالیٰ کس کو مخاطب ہیں؟ ﴿الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ﴾: یہود و نصاریٰ۔

﴿آمِنُوا بِمَا نَزَّلْنَا﴾: ایمان لاؤ اُس چیز پر جو ہم نے نازل کی ہے (کس پر نازل کی ہے؟ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آخری نبی پر قرآن مجید پر، وحی پر جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی ہے)۔

﴿مُصَدِّقًا لِمَا مَعَكُمْ﴾: جو تصدیق کرتا ہے جو تمہارے پاس ہے (قرآن تصدیق کرتا ہے تورات کی تحریف سے پہلے انجیل کی تحریف سے پہلے)۔ تورات نازل ہوئی اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہودی پر اللہ تعالیٰ کی پاک کلام کوئی تحریف نہیں کچھ بھی نہیں بالکل پاک پیغام ہے، نصاریٰ پر اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام پر کتاب نازل کی انجیل بالکل پاک کلام ہے پیغام ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔

یہی جو تحریف سے پہلے تورات اور انجیل تمہارے پاس تھی وہی پیغام اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیا لے کر آئے ہیں قرآن مجید میں جو غلطی تم سے وہاں پر ہو گئی اب توبہ کا دروازہ کھلا ہے توبہ کریں جو ہو گیا سو ہو گیا اب جو تصدیق کرتے ہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس قرآن مجید میں جو میں نے پیغام نازل کیا ہے اس کو کیوں نہیں مانتے تم؟! اس پر ایمان لے کر آؤ یہی ذریعہ بچا ہے تمہارا۔

اگر توبہ کرنی ہے کسی یہودی نے کسی نصرانی نے تو وہ کلمہ پڑھ لے: ''أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ'': ایک ہی راستہ ہے۔

﴿مُصَدِّقًا لِمَا مَعَكُمْ﴾: کوئی نئی چیز نہیں لے کر آئے جو تمہارے پاس ہے اسی کی تصدیق ہے جو تحریف سے پہلے تھا اب تو جو موجود ہے تحریف شدہ ہے نا۔

شراب حرام عیسیٰ علیہ آلصلاۃ والسلام کے زمانے میں خنزیر حرام عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے زمانے میں سینٹ پال آیا اُس نے پھر آکر اس حرام کو حلال کر دیا اور آج کے کرسچن (نصاریٰ) بھی وہی راستہ اپناتے ہیں۔

توجو قرآن مجید میں سور حرام ہے شراب حرام ہے وہی پیغام ہے جو تورات اور انجیل میں تھا تحریف ہونے سے پہلے تو جو تمہارے پاس ہے تورات اور انجیل جو صحیح شکل وصورت میں تھی بغیر تحریف کے وہی کچھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہم نے نازل کیا ہے اگر ایسا نہیں کروگے (دیکھیں وعید دیکھیں خطرناک ہے): ﴿مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ نَّطۡمِسَ وُجُوۡهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰۤی اَدۡبَارِهَاۤ﴾: اس سے پہلے کہ ہم چہروں کو طمس کر دیں مسخ کر دیں مٹادیں (طمس کہتے ہیں مٹادینا یعنی ناک ہے آنکھ ہے منہ ہے سارا مسخ کا مطلب ہے کچھ بھی نہیں، جیسے گنجے سر کو دیکھا ہے، یہ ہاتھ دیکھا ہے ہاتھ پر کوئی علامت ہے؟ کچھ نہیں، یعنی طمس کا مطلب ہے کہ پوراجو چہرہ ہے ختم ہوجائے گا یہ ہتھیلی کی طرح دیکھیں بالکل صاف اسے طمس کہتے ہیں)۔

اس سے پہلے کہ ہم چہروں کو مٹادیں، ﴿فَنَرُدَّهَا عَلٰۤی اَدۡبَارِهَاۤ﴾: اور ان کو پیچھے موڑ دیں دُبر کی طرف (یعنی ایک طمس ہوجائے گا پھریوں مڑ کر پیچھے چہرہ ہوجائے گا (نعوذ باللہ)۔

"الجزاء من جنس العمل": نہ توکان سے فائدہ اٹھایانہ تو آنکھوں سے فائدہ اٹھایانہ زبان سے فائدہ اٹھایا (چہرے پر یہی چیزیں ہوتی ہیں نا)۔

نہ سنا ہے سننے کے بجائے کیا کہا؟ کہ سنا بھی ہے ہم نے: ﴿سَمِعۡنَا وَعَصَيۡنَا﴾؛ جو دیکھا ہے اس کو بھی ریجیکٹ (Reject) کر دیا ہے انکار کر دیا ہے تواس چہرے کا کوئی فائدہ ہے؟!

اللہ تعالیٰ نے کیوں یہ چہرہ تمہیں دیا ہے کیوں یہ نعمتیں دی ہیں؟ تاکہ تم حق کو سمجھو اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو پیغام ہے اسے قبول کرو، ایک تو سنا نہیں ہے پھر جواب بھی دیا ﴿وَعَصَيۡنَا﴾ پھر منہ بھی موڑا ہے اپنے قول اور فعل اور عمل سے دل سے بھی اسے ریجیکٹ (Reject) کر دیا ہے کفر کا راستہ اختیار کیا ہے اب سزا کیا ملے گی؟

اس سے پہلے دیکھیں وعید ہے ابھی کیا نہیں ہے کہ اگر نہیں اس کتاب کو مانوگے (قرآن مجید کو) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کو نہیں قبول کروگے اپنی تحریف شدہ تورات اور انجیل پر قائم رہنا چاہتے ہو کہیں یہ نہ ہو اس سے پہلے کہ کہیں تمہارے چہروں کو طمس کر دیں مٹادیں اور تمہارے چہروں کو پیچھے کی طرف موڑ دیں: ﴿عَلٰۤی اَدۡبَارِهَاۤ﴾۔

﴿اَوۡ نَلۡعَنَهُمۡ كَمَا لَعَنَّاۤ اَصۡحٰبَ السَّبۡتِ﴾: یااُن پر لعنت بھیج دیں اپنی رحمت سے دور کر دیں (اللہ کی رحمت سے دور کر دیں) جیسا کہ ہم نے لعنت بھیجی ہے اصحاب السبت پر۔

"اصحاب السّبت" یہودیوں میں بہت معروف اور مشہور قصہ تھا، بنی اسرائیل اصحاب السّبت کو اچھی طرح جانتے تھے اور بُرا سمجھتے تھے بُرا جانتے تھے بدکار مانتے تھے کیونکہ یہ ایسی قوم تھی جو سمندر کے کناروں پر رہتی تھی اور مچھلیوں کا شکار کرتی تھی اللہ تعالیٰ نے ان کو آزمائش کے لیے ہفتے کے دن "یوم السّبت" مچھلی کے شکار سے منع کیا تو انہوں نے حیلے سے کام لیا جال مچھلی کا جو ہے اسے سمندر میں جمعے کے دن ڈالتے تھے اور ہفتے کو

شکار نہیں کرتے تھے اتوار کو جال نکال لیتے تھے مچھلی پکڑ کر کھاتے تھے اور اس سے فائدہ حاصل کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ کی اُن پر لعنت اور غضب نازل ہوا اور اُن کو بندر اور خنزیر مسخ کر دیا (نعوذ باللہ)۔

سیدنا عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ وہ تین دن تک زندہ رہے نہ انسان تھے نہ بندر تھے اور مر گئے۔

شکل تو بندر والی ہو گئی نا اور پورا سسٹم تبدیل ہو گیا اب انسان جو کھاتا تھا وہ نہیں کھاتا وہ نہیں پیتا اور زندگی اُن کی بالکل بدل گئی تو اللہ تعالیٰ نے اُن کو مسخ کر دیا تھا لعنت بھیجی اُن پر! (نعوذ باللہ)؛ تو اللہ تعالیٰ ڈرا رہے ہیں بنی اسرائیل کو یہودیوں کو اور نصاریٰ کو اہل کتاب کو کہ کہیں ایسا نہ ہو ، دیکھیں سخت وعید ہے! تو یا قبول کر و اس سے پہلے، نہیں قبول کرتے ہو تو یہ نہ ہو:

(۱) چہرے مسخ پیٹھ کی طرف مڑ جائیں گے۔

(۲) یا لعنت بھی ہو گی۔

(۳) یا اصحاب السّبت جیسے ﴿اَلْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ﴾ (المائدۃ:60) اور خنزیر وہ بھی ہو سکتا ہے۔

اصحاب السّبت یہ بنی اسرائیل میں سے یہودیوں میں سے تھے (اُن ہی کی قوم بنی اسرائیل میں سے تھے)۔

﴿وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿٤٧﴾﴾: اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہو کر رہنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے ہو کر رہے گا کوئی روک نہیں سکتا! اللہ تعالیٰ بندر بنانا چاہے کوئی روک نہیں سکے گا، چہروں کو طمس کرنا چاہے کوئی روک نہیں سکے گا، چہروں کو پیٹھ کی طرف موڑ دے کوئی روک نہیں سکتا، اللہ تعالیٰ نے اُن پر لعنت بھیجی ہے رحمت سے اُن کو دور کر دے دھتکار دے کوئی روک نہیں سکتا: ﴿وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا﴾: اللہ تعالیٰ کا حکم ہو کر رہتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اور یہ عام ہے، ابھی اہل کتاب کے لیے تھا نا اب ایک عام پیغام ہے سب کے لیے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ﴾ (النساء:48)

(بے شک اللہ تعالیٰ نہیں بخشتا نہیں معاف کرتا کہ اُس کے ساتھ کسی کو بھی شریک ٹھہرایا جائے اور اللہ تعالیٰ معاف کر دیتا ہے بخش دیتا ہے اُس کے علاوہ جس کو چاہے)

شرک اور کفر کے علاوہ اللہ تعالیٰ چاہے تو معاف کر دے اپنے فضل و کرم سے اور چاہے تو سزا دے اپنے عدل و انصاف سے جتنا کہ گناہ ہوا شرک اور کفر کے علاوہ، شرک اور کفر سے جب تک توبہ نہیں کرتا یہ بندہ یہ مسلمان اللہ معاف نہیں کرے گا اُسے شرک اور کفر کے علاوہ کوئی بھی کبیرہ گناہ ہے اللہ تعالیٰ چاہے تو اسے معاف کر دے ابتداءً اپنے فضل و کرم سے (کوئی شرک اور کفر تو نہیں ہے اور کوئی کبیرہ گناہ ہے اللہ تعالیٰ چاہے تو معاف کر دے اپنے فضل و کرم سے) اور چاہے تو اپنے عدل و انصاف سے اس کو اتنی سزا دے جتنا کہ اُس کا یہ کبیرہ گناہ باقی ہے قیامت کے دن۔

اور اس میں لفظ شرک کا ہے لیکن اس میں کفر بھی شامل ہے یاد رکھیں اس میں اجماع ہے کیونکہ بعض لوگوں کو غلط فہمی ہوئی ہے کہتے ہیں کہ شرک کا لفظ ہے کفر کا لفظ تو ہے نہیں، اس لیے بعض لوگوں کو بہت بڑی غلطی لگی ہے اور کہتے ہیں کہ جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان

نہیں رکھتے وہ بھی جنت میں جاسکتے ہیں چانس ہے جانے کا اور اس آیت کو بطور دلیل پیش کرتے ہیں کہ اللہ نے فرمایا ہے کے اللہ تعالیٰ شرک کو معاف نہیں کرتا شرک کے علاوہ چاہے تو معاف کردیتا ہے۔ تو شرک میں کفر بھی شامل ہے بھئی خیال رکھیں!

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایمان نہ لانا کفر ہے کیونکہ کلمہ شہادت مکمل پڑھا جاتا ہے: ''أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ'': ایک حصہ ہے جب تک دوسرا حصہ نہیں ملتا اس کے ساتھ پہلے حصے پر ایمان کافی نہیں ہے اور نہ ہی صحیح ہے: ''أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ'': لازمی ہے لازم اور ملزوم ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے بغیر کوئی بھی جنت میں نہیں جاسکتا قطعی طور پر یقینی طور پر شک وشبہ بھی نہیں ہے کیونکہ کفر کی قسموں میں سے کفرالشک بھی ہے تو شک کی گنجائش بھی نہیں ہے۔

جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نہیں رکھتا نبی نہیں مانتا وہ ہے کافر مسلمان ہی نہیں ہے اور نہ ہی دائرۂ اسلام میں داخل ہو سکتا ہے، کوئی یہودی کوئی نصرانی اگر کہہ دے: ''أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ'': بس اور نہیں مانتا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں یا اس کو شک بھی ہے تو مسلمان ہو ہی نہیں سکتا وہ اس میں شک ہی نہیں ہے!

تو اس لیے اپنا عقیدہ درست کرلیں اور اپنی سمجھ بھی درست کرلیں کہ اللہ تعالیٰ شرک کبھی معاف نہیں کرتا اور کفر بھی کبھی معاف نہیں کرتا کیونکہ شرک کفر کی صورتوں میں سے ایک صورت ہے تو ہر مشرک کافر ہے لیکن ہر کافر مشرک نہیں ہے کیونکہ کفر جو ہے اعراض بھی ہے، دین کو گالی دینا بھی کفر ہے، قرآن مجید کی بے حرمتی کرنا بھی کفر ہے، نبی کی شان میں گستاخی کرنا بھی کفر ہے، لیکن شرک نہیں ہے، تو ہر مشرک کافر ہے لیکن ہر کافر مشرک نہیں ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا ۝۴۸﴾: اور جس نے اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرایا جس نے شرک کیا ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ تو اُس نے بہت ہی بڑا گناہ اور بہتان باندھا ہے۔

﴿فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا﴾: عظیم اور بہت بڑا گناہ اور بہتان باندھا ہے کیونکہ شرک کسی صورت میں جائز نہیں ہے چاہے شرک اکبر ہو شرک اصغر ہو شرک خفی ہو، شرک کی کوئی صورت بھی ہو کوئی گنجائش نہیں ہے جائز نہیں ہے اور خصوصی طور پر شرک اکبر کیونکہ دائرۂ اسلام سے خارج کردیتا ہے۔

تو شرک اکبر (اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا عبادت میں) کہ اللہ تعالیٰ کو بھی پکارنا ہے غیر اللہ کو بھی پکارنا ہے، نذر و نیاز اللہ تعالیٰ کے لیے بھی ہے کسی بزرگ کے لیے کسی پیر کے لیے کسی جن کے لیے کسی فرشتے کے لیے کسی امام کے لیے یا کسی قبر والے کے لیے یا کسی بُت کے لیے سب چیزیں برابر ہیں جائز نہیں ہے کیونکہ جو اولیاء اور صالحین تھے نوح علیہ الصلاۃ والسلام کے زمانے میں جب وہ مر گئے نیک بزرگ جو تھے تو اُن کی قبریں جو تھیں وہاں پر جاکر لوگوں نے پتھر نصب کیے ہیں جیسا کہ سیدنا عبداللہ عباس نے سورۃ نوح کی آیت نمبر 23 کی تفسیر میں فرمایا ہے: "کہ نیک بزرگوں کی قبر پر پتھر نصب کیے پھر جب علم جاتا رہا اُن کی پوجا کی گئی اُن کی عبادت کی گئی"۔

توشرک کی اصل بنیاد جو ہے شرک کی ابتداءاور تاریخ دیکھیں آپ قوم نوح میں شروع ہوااور قبرپرستی سے شروع ہوا،بدعت القبور سے شروع ہوااور پھر شرک اکبر تک جاکر پہنچاہے۔دنیامیں کبھی شرک نہیں تھاآدم علیہ الصلاۃ والسلام کے زمانے سے لے کر نوح علیہ الصلاۃ والسلام کے زمانے تک دس ڈیکیڈس (Ten Decades)ایک سنچری(سوسال)تک کوئی شرک نہیں تھاشرک کاوجود سب سے پہلے قوم نوح میں ہوااور کیسے ابتداہوئی:

(۱)نیک اور صالح بزرگوں کی محبت میں غلو سے اُن سے حد سے تجاوز کیاغلو سے کام لیامرنے کے بعد شیطان نے اُن کووسوسہ کیاکہ یہ لوگ تومر گئے ہیں دعاکرتے تھے تودعاقبول ہوتی تھی تم اللہ تعالیٰ سے دعاکرو لیکن اِن کووسیلہ بناکر۔

(۲)پھر مرگئے پھراُن کی قبروں پر جاکر کہ قبریں مٹ جائیں گی توقبروں پر پتھر نصب کردو۔

(۳)پھر پتھر نصب کیاپھراُن کو تراشاگیاپھراُن کی عبادت کی گئی۔

تب شرک وجود میں آیا(نعوذ باللہ)۔

توبُت پرستی کے پیچھے جوراز ہے وہ یہ نہیں کہ پتھروں کو بھی پوجاجاتاہے،پتھر جوایک نیک انسان کی شکل ہوتی ہے جواصل اس کی اساس ہے یہ تو اس کاایک ریفلیکشن (Reflection) ہے صرف اس کاایک جگہ ہے یااس کی ایک علامت ہے کہ ایک نیک بزرگ ہواکرتاتھا،اصل تواس کو پکاراجاتاہے جوبزرگ مرگیاہے:

﴿مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى﴾: (الزمر:3)

(ہم ان کی نہیں عبادت کرتے مگر یہ کہ اللہ کے ہمیں نزدیک کردیں)

توآج کامسلمان جوشرک کرتاہے قبر کاطواف کرتاہے وہ کیاکہتاہے وہ تویہی کہتاہے ناکہ ہم اِن کو نہیں پوجتے مگر یہ اللہ تعالیٰ کے اولیاءہیں ہمیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک کردیتے ہیں۔

میرے بھائی!شرک شرک ہوتاہے شرک اللہ تعالیٰ کبھی معاف نہیں کرتاشرک اور کفر کے علاوہ کوئی بھی گناہ ہواللہ تعالیٰ چاہے تومعاف کردیتا ہے اس لیے ہر مسلمان کواپناجائزہ لیناچاہیے کہ کہیں پر کوئی شرک کاکوئی شائبہ تونہیں ہے اگرشرک کہیں پرہے توفوراًتوبہ کرلے۔

زندگی میں کچھ حاصل ہویانہ ہوکوئی دعاقبول ہویانہ ہولیکن شرک پر کبھی خاتمہ نہیں ہوناچاہیے یادرکھیں!

کچھ لوگوں کواولاد نہیں ہے فلاں پیر فلاں بزرگ فلاں قبر میں اِدھر سے تعویذاُدھر سے علاج اُدھر سے جادوسب کفر ہے یہ!اللہ تعالیٰ سے ڈریں اللہ تعالیٰ سے مانگیں اگرآپ کی قسمت میں اولاد لکھی ہے توہوکررہے گی،اگرآپ کے لیے اولاداچھی ہے دنیااور آخرت میں بھلائی ہے اللہ تعالیٰ آپ کواولاددے گا،نہیں ہے تومحروم ٹھیک ہونا!

صحت ہے عافیت ہے مال ہے روزگار ہے شرک کاراستہ اختیار کرکے تعویذگنڈے استعمال کرکے اوراللہ تعالیٰ کوناراض کرکے اوراس طریقے سے(نعوذ باللہ)شرک اوربدعات سے جنگ کرکے اللہ کے خلاف اس میں کیاخیر وبرکت ہوگی؟!

اگر دنیا سے جاتے ہیں خالی ہاتھ تو ویسے ہی جانا پڑے گا، بے اولاد گئے دنیا سے اور بغیر مال کے گئے بغیر دولت کے گئے بغیر شہرت کے بغیر نام کے لیکن توحید اور سنت پر اس دنیا سے آپ رخصت ہوئے ہیں مر گئے ہیں اس سے بہتر کیا ہے آپ کے لیے؟!

اور جو دعائیں آپ نے اللہ تعالیٰ سے مانگی ہیں اخلاص اور توحید اور سنت کی بنیاد پر اللہ کی قسم کبھی ضائع نہیں ہوں گی، دنیا میں کچھ آپ کو ملا یا نہ ملا آخرت میں آپ کے یہ نیک اعمال ہوں گے، تمام دعائیں نیک اعمال ہوں گی اور آپ کو آخرت میں ان شاءاللہ اُس کا اُجر بھی ملے گا اور آخرت میں جب ایک ایک نیکی کا انسان محتاج ہو گا وہیں پر جا کر یہ ساری دعائیں جو ہیں جو توحید اور سنت کی بنیاد پر آپ نے مانگی تھیں دنیا میں جو دنیا میں قبول نہیں ہوئیں کسی صورت میں آخرت میں آپ کے لیے ذریعۂ نجات بھی بن سکتی ہیں اور جنت کا آپ کے لیے راستہ بھی آسان کر دیں گی اور جنت میں داخل ہونے کا سبب بھی بن جائیں گی۔اس سے بہتر آپ کو اور کیا چاہیے؟!

تو توحید اور سنت نجات کا راستہ ہے، توحید اور سنت جو ہے ایک ہی راستہ ہے جو صراط مستقیم ہے جو آپ کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی کر دے گا جو تمام شرک بدعات اور خرافات سے پاک ہے اور جنت کے لیے سب سے آسان اور سب سے قیمتی اور سب سے عظیم راستہ ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو اس راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے شرک بدعات اور خرافات سے اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ فرمائے (آمین)؛واللہ اُعلم۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس 004-10:سورۃالنساء کی مختصر تفسیر (آیات:44-48) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio